الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ علاقہ - پی او بکس نمبر ۲۰۶۰۳ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> kashif ali
Address :>
Subject :> بینک
Writer :> محمد حنیف

Serial No :> 7741
Fatwa No :>
Date :> 3/7/2010
Email :>

AslamuAlaikum, i Want to ask about the car financing through existing banking system. is it permitted to purchase the car or get on lease from bank, if it is permitted what type of conditions is allow. Most people argue that, that kind of purchase from bank is permisible because the bank is just the middle man who purchase the car and sale to it to the customers. Another question is, what type of transaction from bank is permissible. Please i am so confuse about the leasing system please requested that tell me the answer in the eye of hadith and quran and ejtehad. Thank You

السلام علیکم ۔ میں آپ سے کار فائنانسنگ کے بارے میں پوچھنا چاہتا بینکنگ سسٹم کے ذریعے۔ کیا یہ جائز ہے کہ بینک سے کار خریدی جائے یا لیز پر لی جائے اگر یہ جائز ہے تو کن شرائط پر اسکی اجازت ہے۔ بہت سے لوگ اسمیں اختلاف کرتے ہیں کہ اس قسم کی خریداری بینک سے جائز ہے اس لیے کہ بینک تو ایک بیچ آدمی ہے جو کمپنی سے کار خریدتا ہے اور اسے اپنے کسٹمر پر فروخت کر دیتا ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ بینک کے ساتھ کس قسم کی ٹرانزیکشن کرنا جائز ہے؟ مہربانی فرمائیے میں بہت پریشان ہوں لیزنگ سسٹم کے بارے میں۔ برائے مہربانی درخواست ہے کہ مجھے قرآن و حدیث اور اجتہاد کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ اگر کوئی بینک گاڑی کی ملکیت اور اس پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد اُسے کسی گاہک پر درج ذیل شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیچ دے تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ جائز اور درست ہے اور وہ شرائط یہ ہیں۔

۱۔ پہلی مجلسِ عقد میں یہ بات طے ہو جائے کہ یہ معاملہ نقد ہوگا یا ادھار،
۲۔ ادھار کی صورت میں کُل کتنی قسطیں ہونگی۔
۳۔ ہر قسط کی مالیت کتنی ہوگی۔

(جاری ہے)

٤۔ اگر کوئی قسط مؤخر ہو جائے تو اس پر مزید کوئی چارجز نہ ہوگی بلکہ جو رقم
پہلی مجلس میں طے ہو چکی ہے وہی لی جائیگی اس سے زائد نہیں لی جائے گی

کما فی الدر: (صح بیع عقار لا یخشی ہلاکہ قبل القبض)
(الی قولہ) (لا) یصح اتفاقا ککتابة وإجارة و(بیع منقول)
قبل قبضہ الخ (ج ۵ ص ۱۴۷)۔

وفی الشامیة: وفی جامع الفصولین: شراہ ولم یقبضہ
حتی باعہ البائع من آخر بأکثر فأجازہ المشتری لم یجز لانہ بیع
مالم یقبض اھ (ج ۵ ص ۱۴۹)۔

وفی الدر: (وصح بثمن حال) وھو الاصل (ومؤجل
الی معلوم) لئلا یفضی الی النزاع۔ (ج ۴ ص ۵۳۱)۔

۲۔ میزان بنک اور بنک اسلامی کے ساتھ مشارکہ ومضاربہ اور مرابحہ وغیرہ
کے اعتبار سے بھی ٹرانزیکشن کی جاسکتی ہے اور وہ اپنے فکسڈ ڈیپازٹ میں
کرتے ہیں جبکہ دیگر مروّجہ بنک عموماً یہ نہیں کرتے اس لئے مذکورالصدر دونوں
بنکوں کے کسی خاص معاملہ میں اگر کسی قسم کے عدم جواز کا شبہ ہو تو اس
کی مکمل تفصیل لکھ کر حکم شرعی بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ أعلم۔

محمد حنیف

دارالافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۳۱

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
دارالافتاء جامعہ [illegible]
۴ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت [illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۴ رجب ۱۴۳۱ھ

رئیس

دارالافتاء
۱۴۳۱
۲۹/۶/۱۰

[illegible] عفی